بسم اللہ الرحمن الرحیم

صلواۃ الکسوف میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھایا جانے والا عذاب قبر

پوسٹ نمبر 6

ایک اہلحدیث مفتی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

> ”ان مختلف احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ عائشہؓ کو پہلی مرتبہ ایک یہودی عورت نے عذاب قبر کے متعلق بتایا لیکن انہوں نے اس کی تصدیق نہ کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہود کو جھوٹا قرار دیا بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی بھیجی گئی اور آپ ﷺ کو عذاب القبر کے بارے میں بتایا گیا۔ اسی دن سورج گرہن لگ گیا اور آپ کے بیٹے جناب ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال بھی ہو گیا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن سورج گہن کی نماز صلوٰۃ الکسوف پڑھائی۔ اور خطبہ دیا۔ اور اسی خطبہ میں صحابہ کرامؓ کو عذاب القبر کی تفصیلات سے آگاہ کیا“
>
> (مفتی جابر دامانوی، عقیدہ عذاب قبر، صفحہ ۳۶)

لہذا ہم اسی حدیث کو آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں تاکہ آپ سب بھی عذاب قبر کی حقیقت جان لیں۔

صلوٰۃ الکسوف کی احادیث

... فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ وَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِي مَاءً، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ يُؤْتٰى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوقِنُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ

”(اسماء رضی اللہ سورج گرہن کی صلوٰۃ ادا کرنے کا واقعہ روایت کرتی ہیں کہ)۔۔۔ میں بھی کھڑی ہو گئی یہاں تک کہ (صلوٰۃ کی طوالت سے) مجھ پر غشی طاری ہونے لگی اور میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صلوٰۃ سے) فارغ ہوئے تو اللہ کی حمد وثناء فرمائی، اس کے بعد فرمایا کہ

ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ

جس چیز کو میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا اس کو آج اسی جگہ دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت وجہنم کو بھی

وَلَقَدۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُمۡ تُفۡتَنُوۡنَ فِی الۡقُبُوۡرِ ۔۔۔

اور میری طرف وحی کی گئی کہ تم اپنی قبروں میں آزمائے جاؤ گے دجال کے فتنے کی طرح یا اس کے قریب قریب۔۔۔

یُؤۡتٰی اَحَدُکُمۡ فَیُقَالُ ۔۔۔

تم میں سے ہر ایک کو لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اس مرد کے متعلق کیا علم رکھتے ہو۔

مومن یا موقن (کہتی ہیں) مجھے یاد نہیں، کہے گا وہ اللہ کے رسول محمد ﷺ ہیں جو ہمارے پاس کھلی نشانیاں اور ہدایت لے کر آئے، ہم نے ان کی بات مانی اور ایمان لائے اور پیروی کی۔ اس سے کہا جائے گا سو جا، اس لیے کہ ہم نے جان لیا ہے کہ تو مومن ہے۔

لیکن منافق یا شک کرنے والا کہے گا کہ مجھے نہیں معلوم، میں نے تو جو لوگوں کو کہتے ہوئے سنا وہی میں نے کہا"۔

(بخاری: کتاب الوضوء۔ باب من لم یتوضا الا من الغشی المثقل)

حدیث کے الفاظ پر غور فرمایئے کہ یہ کونسا مقام ہے جس کے متعلق بتایا گیا: یؤتٰی اَحَدُکُمۡ "پھر تم میں سے ہر ایک کو لایا جائے گا"

قرآن وحدیث سے اس کی تشریح یہ ملتی ہے کہ ہر مرنے والے کی روح فرشتے قبض کر کے اللہ تعالیٰ کے پاس لے جاتے ہیں:

وھو القاھر فوق عبادہ ویرسل علیکم حفظة حتی اذجاء احدکم الموت توفته رسلنا وھم لا یفرطون ثم ردوا الی اللہ مولٰھم الحق الا له الحکم وھو اسرع الحاسبین (الانعام: 61/62)

"اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے اور تم پر نگہبان بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آتی ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) اسکی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ کوئی کوتاہی نہیں کرتے۔ پھر تم پلٹائے جاتے ہو اللہ کی طرف جو تمھارا حقیقی مالک ہے۔ سن لو کہ حکم اسی کا ہے اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے"۔

ولو تری اذالظلمون فی غمرات الموت والملئکة باسطوا ایدیھم اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون بما کنتم تقولون علی اللہ غیر الحق و کنتم عن ایته تستکبرون۔ ولقد جئتمونا فرادی کما خلقنکم اول مرة و ترکتم ما خولنکم ورآء ظھورکم (الانعام: 93/94)

"کاش تم ظالموں کو اس حالت میں دیکھ سکو جب کہ وہ سکرات موت میں ہوتے ہیں اور فرشتے ہاتھ بڑھا بڑھا کر کہہ رہے ہوتے ہیں نکالو اپنی جانوں کو، آج تمہیں ان باتوں کی پاداش میں ذلت کا عذاب دیا جائے گا جو تم اللہ پر تہمت رکھ کر ناحق کہا کرتے تھے اور اس کی آیات کے مقابلے میں

سرکشی دکھاتے تھے۔ اور تم تن تنہا پہنچ گئے ہمارے پاس جیسا کہ ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور چھوڑ آئے ہو اپنی پیٹھ پیچھے جو کچھ ہم نے تم کو عطا کیا تھا"۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ص قَالَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ ...... وَّ تَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ قَالَ فَيُقَالُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰی اٰخِرِ الْاَجَلِ

"جب مومن کی روح اس کے بدن سے نکلتی ہے تو اس کے آگے آگے دو فرشتے جاتے ہیں اس کو آسمان پر چڑھاتے ہیں۔ ابوہریرۃ ص نے اس کی خوشبو اور مشک کا ذکر کیا اور کہا کہ آسمان والے (فرشتے) کہتے ہیں کوئی پاک روح ہے جو زمین سے آئی ہے۔ اللہ تعالی تجھ پر رحمت کرے اور تیرے جسم پر جس کو تو نے آباد رکھا۔ پھر اس کو اس کے رب کے پاس لیجاتے ہیں وہ فرماتا ہے لے جاؤ اس کو آخری وقت تک کے لیے۔ اور جب کافر کی روح نکلتی ہے تو ابوہریرۃ ص نے اس پر لعنت کا ذکر کیا اور کہا کہ آسمان والے (فرشتے) کہتے ہیں کہ ناپاک روح ہے جو زمین سے آئی ہے پھر حکم ہوتا ہے لے جاؤ اس کو آخری وقت تک کے لیے"۔

(مسلم: کتاب الجنة وصفة نعيمها، باب عرض المقعد على الميت وعذاب القبر)

تو یہ ہے وہ مقام کہ جہاں سارے کے سارے انسان مرنے کے بعد لے جائے جاتے ہیں۔ اسماء رضی اللہ کی بیان کردہ صلوٰۃ الکسوف کی حدیث، جس کے بارے میں اہلحدیثوں نے انکشاف فرمایا ہے کہ اس میں نبی ﷺ نے پہلی دفعہ عذاب قبر کی تفصیلات سے آگاہ فرمایا، کا متن بھی اسی بات کو ثابت کرتا ہے۔

نبی ﷺ پر وحی نازل ہونے کے مختلف انداز تھے: کبھی فرشتے کے ذریعے پیغام آتا، کبھی دل میں القا کی جاتی، کبھی خواب کے ذریعے اور کبھی وہ مناظر نبی کو دکھا دیئے جاتے جن کے متعلق کچھ بتانا مقصود ہوتا۔ چنانچہ اس حدیث میں وحی کا یہی مؤخر الذکر انداز تھا کہ عذاب قبر کے مناظر نبی ﷺ کو دکھائے گئے جس کا ثبوت قَدْ رَاَيْتُهٗ (میں نے اسے دیکھا) کے الفاظ ہیں۔

عائشہ رضی اللہ فرماتی ہیں:

...فَقَالَ اِنِّیْ قَدْ رَاَيْتُكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ ... فَكُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ

۔۔۔(نبی ﷺ نے صلوٰۃ الکسوف ادا فرمائی) پھر فرمایا: ''میں نے یقیناً تم کو دیکھا کہ تم آزمائے جاتے ہو قبروں میں دجال کے فتنہ کی طرح'' اس کے بعد میں رسول اللہ ﷺ کو جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا کرتی''

(مسلم: کتاب الکسوف، باب ذکر عذاب القبر فی صلاۃ الخسوف)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکھا:

اِنَّهُ عُرِضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ تُوْلَجُوْنَهُ، فَعُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ، حَتّٰى لَوْ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا اَخَذْتُهُ اَوْ قَالَ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا فَقَصُرَتْ يَدِيْ عَنْهُ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَأَيْتُ فِيْهَا امْرَأَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَاءِيْلَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَّهَا، رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ وَرَأَيْتُ اَبَا ثُمَامَةَ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ ۔۔۔

''۔۔۔ پھر فرمایا کہ جتنی بھی چیزیں جن میں تم جاؤ گے میرے سامنے آئیں، اور جنت تو ایسی آئی کہ اگر میں اس میں سے ایک گچھا لینا چاہتا تو ضرور ہی لے لیتا؛ یا فرمایا کہ میں نے اس میں سے ایک گچھا لینا چاہا تو میرا ہاتھ نہ پہنچا۔ اور جہنم میرے آگے آئی اور میں نے بنی اسرائیل کی ایک عورت کو دیکھا کہ ایک بلی کی وجہ سے اس کو عذاب ہو رہا ہے کہ اس نے بلی کو باندھا ہوا تھا، اسے نہ تو کھانے کو دیتی اور نہ اسے کھولتی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی۔ اور جہنم میں ابو ثمامہ عمرو بن مالک کو دیکھا کہ جہنم میں اپنی آنتیں کھینچ رہا تھا۔۔۔''

(مسلم: کتاب الکسوف، باب ما عرض علی النبیا فی صلاۃ الکسوف من امر الجنۃ والنار)

۔۔۔رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا ۔۔۔ وَرَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَآءِبَ

''میں نے جہنم کو دیکھا، اس کا ایک حصہ دوسرے کو تباہ کر رہا تھا اور اس میں عمرو بن عامر لحی الخزاعی کو دیکھا، وہ اپنی آنتیں کھینچ رہا تھا۔ یہ وہ پہلا شخص تھا جس نے بتوں کے نام پر جانور چھوڑنے کی رسم ایجاد کی''۔

(بخاری: کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ المائدۃ، باب قولہ ما جعل اللہ من بحیرۃ ولا سائبۃ ولا وصیلۃ ولا حام، عن عائشۃ وابی ہریرۃ رضی اللہ)

بتائیے کہ یہ کونسی قبریں تھیں کہ جن میں نبی ﷺ نے عذاب ہوتے ہوئے دیکھ کر عذاب قبر سے پناہ مانگی؟ یہ زمین میں بنی ہوئی قبریں تھیں یا یہ جہنم میں ملنے والے وہ مقام ہیں جن میں ایک مرنے والا قیامت تک حسب انجام عذاب پائے گا۔

نبی ﷺ نے جب غزوہ بدر میں مرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا

"کیا تم نے پالیا اپنے رب کا وعدہ"

تو عائشہ رضی اللہ نے اس کی تشریح فرمائی کہ

حِیْنَ تَبَوَّءُوْا مَقَاعِدَهُمْ مِّنَ النَّارِ

"جب جہنم میں ان کو ٹھکانہ مل گیا ہو گا"

(بخاری: کتاب المغازی، باب قتل ابی جهل، عن هشام عن ابیه)

نبی ﷺ کے اس فرمان سے اس بات کی یقینی وضاحت ہو گئی کہ وہ مقام جہاں مرنے والا قیامت تک عذاب یا راحت پاتا ہے، وہی وہ مقام ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ثم اماته فاقبره

جیسا کہ قرآن مجید میں مرتے ہی قومِ نوح وازواجِ نوح ولوط علیہما السلام کے جہنم میں داخلے، اور آل فرعون کے جہنم پر پیش کیے جانے کا ذکر فرمایا گیا ہے، تو وہی تسلسل رسول اللہ ﷺ کی حدیث میں بھی پایا جاتا ہے۔ جہنم (عالم برزخ) میں ہونے والے اس عذاب کو دیکھ کر نبی ﷺ نے "عذاب قبر" سے پناہ مانگی۔ یہی ہمارا ایمان ہے کہ عذاب قبر اس دنیاوی قبر میں نہیں بلکہ عالم برزخ میں ہوتا ہے۔

صلوٰۃ الکسوف کی یہی وہ روایات ہیں جن کے متعلق خاکی جان دامانوی نے کہا تھا کہ ان میں نبی ﷺ نے عذاب قبر کی تفصیلات بتائیں۔

انہی روایات میں نبی ﷺ کا یہ فرمان بھی نقل کیا گیا کہ:

"جتنی بھی چیزیں جن میں تم جاؤ گے میرے سامنے آئیں، اور جنت تو ایسی آئی۔۔۔۔۔۔۔ اور جہنم میرے آگے آئی۔۔۔"

لیکن نبی ﷺ نے کسی طور بھی اس دنیاوی زمینی قبر کا ذکر نہیں فرمایا، بلکہ جہنم (عالم برزخ) میں ہونے والے عذاب دیکھ کر فرمایا:

"اور میں نے یقیناً تم کو دیکھا کہ تم آزمائے جاتے ہو قبروں میں دجال کے فتنے کی طرح"

اور پھر عذاب قبر سے پناہ مانگی!

تو یہ ہے انسان کی وہ قبر جہاں وہ اس دنیا سے جانے کے بعد سے لیکر قیامت تک رہے گا، یہاں ہی اسے سزا یا جزا ملے گی۔" قبر اور مرنے کے بعد سوال وجواب کی مزید وضاحت ان شاء اللہ اگلی پوسٹ میں۔(جاری ہے)